Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۴/۶۹ | ۱۶ شوال ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۸ ظہور ۱۳۵۹ ہش ۔ ۲۸ اگست ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۹۷

ٹیچی مان (غانا) میں

احمدیہ ہسپتال کی عمارت کا سنگ بنیاد۔ مسجد کا افتتاح

ریجنل وزیر کی طرف سے ڈپٹی ریجنل وزیر نے تقریب کی صدارت کی۔

ہسپتال کی تعمیر پر ایک کروڑ روپے خرچ ہونگے۔ مسجد کی تعمیر پر ۲۱ لاکھ روپے خرچ آئے

غانا (مغربی افریقہ) کے برونگ اہافو ریجنل وزیر مسٹر یاؤ بوکو افریانی نے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے مخصوص مسائل تشدد کی بجائے امن و سکون سے طے کریں۔

یہ بات اس تقریر میں کہی گئی جو کہ ان کی طرف سے ڈپٹی ریجنل وزیر مسٹر ایس جی ار کقر نے ۳۰ لاکھ سیڈیز (تقریباً ایک کروڑ روپیہ) کے خرچ سے تعمیر ہونے والے احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان کی عمارت کا ۷ جولائی ۱۹۸۰ء کو سنگ بنیاد رکھتے ہوئے پڑھی یہ ہسپتال غانا میں چوتھا احمدیہ ہسپتال ہے جو کہ ۱۹۷۱ء سے مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے شروع کیا تھا عرصہ نو سال سے یہ ہسپتال کرایہ کی عمارت میں نہایت کامیابی سے کام کر رہا ہے

غانا کے کثیر الاشاعت روزنامے ڈیلی گرافک نے عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی خبر شائع کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس موقعہ پر ۶ لاکھ سیڈیز (۲۱ لاکھ روپے) کے خرچ سے تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد کا بھی افتتاح کیا گیا۔ ریجنل وزیر مکرم اویوکو افریانی نے اپنی تقریر میں ہمسایوں کے ساتھ اعلیٰ سلوک پر زور دیا۔ اور کہا کہ اس طریقے سے وہ نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات پر کاربند ہو سکتے ہیں۔ اس تقریب پر غانا کے امیر اور مشنری انچارج مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے خطاب کرتے ہوئے ملک کے دفتری نظام میں بعض اصلاحات تجویز کیں۔ ایک اور با اثر اخبار غانین ٹائمز نے ۸ جولائی کے شمارے میں یہ خبر دیتے ہوئے مکرم عبدالوہاب آدم صاحب کی تقریر کی تفصیلات شائع کی ہیں اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ مکرم آدم صاحب نے کہا کہ دفتری نظام رکاوٹوں سے رضاکارانہ بنیادوں پر کام کرنے والے اداروں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ اور اس سے ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ پڑتی ہے۔

انہوں برونگ اہافو کی جماعت کے ارکان کی کوششوں کو سراہا۔ جن کی کاوشوں سے مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے۔ انہوں نے احباب کرام پر زور دیا کہ وہ ہسپتال کی عمارت کی تعمیر مکمل ہونے کے لئے کوششیں تیز کر دیں۔

غانین ٹائمز نے بتایا کہ ڈپٹی ریجنل منسٹر مکرم یاؤ بوکو افریانی کی طرف سے ہسپتال کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور مسجد کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کی آزادی کی یقین دہانی کو دوہرایا۔ اور مسلمانوں سے درخواست کی کہ وہ دعا کریں کہ ملک کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ عوام کو ہدایت سے نوازے آمین

ٹیچی مان کا یہ ہسپتال جس کی مستقل بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے عرصہ نو سال سے غانا اور ہمسایہ ممالک کے افراد کی خدمت کر رہا ہے۔ اس ہسپتال میں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ ظہور / اگست۔ لیگوس سے آمدہ ۲۳ اگست کی پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام بنام جناب امیر صاحب محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام ارضِ بلال کے اس دورے کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس دورے کو معجزانہ کامیابیوں کا مورد بنائے۔ اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق دے۔ اور ارضِ بلال پر اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا کامیابی سے لہرانے کی توفیق دے۔ آمین

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی عام صحت اچھی ہے۔ لیکن بلڈ پریشر زیادہ ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت بیگم صاحبہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم شیخ فضل احمد صاحب لاہور اور ان کے چھوٹے بھائی مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے ہسپتال کے اپریشن روم کے ایک آلہ کے لئے علی الترتیب ۵۰۰۰ ہزار روپے اور ۷۰۰۰ ہزار روپے عطیہ دیا ہے۔ مکرم شیخ فضل احمد صاحب نے یہ عطیہ اپنے والدین مرحوم کی طرف سے ادا کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے والدین کے درجات بلند فرمائے اور ان دونوں کو زیادہ سے زیادہ دینی و دنیاوی حسنات سے نوازے آمین

ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

امتحان دینے والے احمدی طلباء و طالبات کے لئے

نہایت اہم تاکیدی ارشاد

۷ مارچ ۱۹۸۰ء کو ارشاد فرمایا:۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے، وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جب پہلی کلاس سے لیکر پی ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے۔"

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ شوال ۱۴۰۰ھ

۲۸ ظہور ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوستوں کے ساتھ معاملہ

ماؤں سے بڑھکر پیار کرنے والے مولا قادر مطلق معبود حقیقی اللہ جلشانہٗ کی قدرتوں کے عجائب کتنے ہمہ پہلو ہیں۔ کتنے متنوع ہیں اور کتنے شاندار ہیں۔ اس پیارے اللہ کی قدرتوں کے جلووں اور اس کی تہہ در تہہ لازوال عظمتوں کے نت نئے رنگ ہر آن مشاہدہ میں آتے ہیں۔ چشم بینا اس کریم و رحیم کی ذات کا سراپا کس طرح دیکھتی ہے۔ اس ستار العیوب اور قاضی الحاجات کے افضال و انعامات کا نزول ایک خاکی انسان پر کن کن سمتوں سے ہوتا ہے۔ اور کس کس جہت سے اس کی محبت کی یلغار قلب و روح کا احاطہ کر کے ایک عاشق حقیقی کو لطف و مسرت کی کن بے کنار وادیوں میں لے جاتی ہے۔ یہ داستان عشق کا ایک ایسا باب ہے جس کی تفاصیل کی لذت اور شیرینی دنیا کے ہر سرور و راحت سے ہزاروں گنا بڑھ چڑھ کر ہے۔

یہ ایک بے خود کرنے والا نشہ ہے۔ جو ایک دفعہ چڑھ جائے تو شیطان کی ہزارہا کاوشیں محض بے اثر ہو کر رہ جاتی ہیں۔

کبھی اس کی خدائی کا جلوہ یوں ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے محض ارادہ سے کہکشاں در کہکشاں تخلیق ہو جاتی ہے۔ اور اس کی قدرتوں اور لامتناہی خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں ہوتی جتنی ایک چڑیا کے اپنی چونچ میں سمندر کے پانی کے چند قطرے لینے سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی اس کی قہاری و جباری کی صفات یوں متحرک ہوتی ہیں کہ برسوں کے کھڑے ہوئے قلعے آن واحد میں مسمار ہو کر خاک اور دھول کا بے حقیقت ڈھیر بن جاتے ہیں۔ کبھی اسکی محبت کا منہ زور دھارا یوں برق غضب کی طرح جھپٹتا ہے کہ ہر عدو کی نسلوں کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے اور زبانیں حمد و ثناء کرتے کرتے گھس جاتی ہیں مگر اس کے تشکر کا ادنیٰ سا حصہ بھی ادا نہیں ہو پاتا۔

لیکن وہ ذات تو بے نیاز ہے۔ کبھی کبھی عیسیٰ بھی ایلی ایلی لما سبقتانی پکار اٹھتا ہے۔ یہ اس ذات کی عجیب در عجیب صفات کا ایک معمہ جس کو حکیم وقت نے یوں حل کیا ہے۔ ارشاد ہے:۔

"خدا تعالیٰ دنیا میں تین قسم کے کام کیا کرتا ہے۔ (۱) خدائی کی حیثیت سے (۲) دوسری دوست کی حیثیت سے (۳) تیسرے دشمن کی حیثیت سے۔ جو کام عام مخلوقات سے ہوتے ہیں وہ محض خدائی حیثیت سے ہوتے ہیں اور جو کام محبین اور محبوبین سے ہوتے ہیں وہ نہ صرف خدائی حیثیت سے بلکہ دوستی کی حیثیت کا رنگ ان پر غالب ہوتا ہے۔ اور صریح دنیا کو محسوس ہوتا ہے کہ خدا اس شخص کی دوستانہ طور پر حمایت کر رہا ہے اور جو کام دشمنوں کی حیثیت سے ہوتے ہیں ان کے ساتھ ایک موذی عذاب ہوتا ہے اور ایسے نشان ظاہر ہوتے ہیں جن سے صریح دکھائی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس قوم یا اس شخص سے دشمنی کر رہا ہے۔ اور خدا جو اپنے دوست کے ساتھ بھی یہ معاملہ کرتا ہے جو تمام دنیا کو اس کا دشمن بنا دیتا ہے اور کچھ مدت کیلئے ان کی زبانوں یا ان کے ہاتھوں کو اس پر مسلط کر دیتا ہے یہ اسلئے خدائے غیور نہیں کرتا کہ اس اپنے دوست کو ہلاک کرنا چاہتا ہے یا بے عزت اور ذلیل کرنا چاہتا ہے بلکہ اسلئے کرتا ہے کہ تا دنیا کو اپنے نشان دکھاوے اور تا شوخ دیدہ مخالفوں کو معلوم ہو کہ انہوں نے دشمنی میں ناخنوں تک زور لگا کر نقصان کیا پہنچایا"

(نزول المسیح صفحہ ۱۳۹-۱۴۰)

تفسیر القرآن

روح کی لذت قرآن اور صرف قرآن میں ہے

قرآن شریف میں وہ نکات ہیں جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ
(البقرہ: ۳)

ترجمہ:۔ یہی کامل کتاب ہے۔ اس امر میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

تفسیر:۔

"علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کیلئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبۃ النصوح کی ضرورت ہے۔ جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کیساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھالے۔ اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے۔ قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اسکو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا۔ جس کو پاکر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں پس اس کے لئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ بے ایمان شریر خبیث النفس ارضی خواہشوں کے اسیر ان سے بہرہ ور ہوں۔ اس واسطے اگر ایک مسلمان مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف و نحو معانی و بدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو۔ دنیا کی نظر میں شیخ الکل فی الکل بنا بیٹھا ہو۔ لیکن اگر تزکیہ نفس نہیں کرتا۔ قرآن شریف کے علوم سے اس کو حصہ نہیں دیا جاتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت دنیا کی توجہ ارضی علوم کی طرف بہت جھکی ہوئی ہے۔ اور مغربی روشنی نے عالم کو اپنی نئی ایجادوں اور صنعتوں سے حیران کر رکھا ہے۔ مسلمانوں نے بھی اگر اپنی فلاح اور بہتری کی کوئی راہ سوچی تو بدقسمتی سے یہ سوچی ہے کہ وہ مغرب کے رہنے والوں کو اپنا امام بنالیں اور یورپ کی تقلید پر فخر کریں یہ تو نئی روشنی کے مسلمانوں کا حال ہے جو لوگ پرانے فیشن کے مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے آپ کو حامی دین متین سمجھتے ہیں ان کی ساری عمر کی تحصیل کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ صرف و نحو کے جھگڑوں اور الجھیڑوں میں پھنسے ہوتے ہیں۔ اور ضالین کے تلفظ پر مرمٹے ہیں۔ قرآن شریف کی طرف بالکل توجہ ہی نہیں اور ہو کیونکر جبکہ وہ تزکیہ نفس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

غرض یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک انسان ایک پاک تبدیلی پیدا نہیں کرتا اور نفس کا تزکیہ نہیں کرتا قرآن شریف کے معارف اور خوبیوں پر اطلاع نہیں ملتی۔ قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں۔ کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن شریف اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۲۲-۲۳)

تخلیق آدم کے ادوار کا خاکہ

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ)

(۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں ایک اور نکتہ مخفی معلوم ہوتا ہے کہ مادہ نفسِ واحدہ کی جسمانی مشینری میں جزوی مردانہ قوت قدرتی طور پر نفسِ واحدہ کی حیات سے لازم و ملزوم تھی جیسے نفسِ واحدہ کی جسمانی مشینری کا لازمی حصہ تسلیم کرنے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس کے باوجود نفسِ واحدہ تانیثی صورت میں رہتا ہے۔ نفسِ واحدہ کا غالب حصہ بدن مادی شکل و شباہت پر مشتمل تھا۔ ایسی صورت میں نفسِ واحدہ کو تانیثی صورت میں شمار نہ کیا جائے تو اور کیا کیا جائے۔ لہٰذا وہ طبعی تقاضے سے ماں کہلایا۔ تاریخ عالم کی بیسیوں مثالیں ہمارے تجزیے کی تائید کرتی ہیں۔

۲۔ دوابیت :-

دواب کی ابتدائی تخلیق سے لے کر نفسِ واحدہ کے وجود میں آنے تک کے سابقہ واقعات کا جائزہ لیجئے۔ دوابی دور لگاتار بارش کے نزول کے بعد شروع ہوا۔ بارش کے بعد زمین سے یا سمندر میں رینگنے والے جانور پیدا ہوئے۔ پھر سبزہ اُگا اور دیگر حشراتی جنسیں پیدا ہو گئیں۔ بہرحال دواب کی تخلیق آسمانی بارش کے بعد ہوئی۔ ان میں مخصوص [illegible] دواب بھی شامل ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دواب کی جنسی کیفیت کیا تھی۔ کیا وہ ذکور و اناث پر مشتمل تھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہر شے کا جوڑا پیدا کیا ہے ذکور و اناث کی شکل میں یا ہم جنسی صورت میں اور بعد میں ان سے ذکور و اناث کے جوڑے پیدا ہو گئے۔ ترقی پذیر نفسِ واحدہ کے کردار حیات سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ تخلیق کائنات کے عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہی دستور العمل دوسرے دواب کے تخلیقی عمل میں بھی جاری رہا ہو گا۔ کیونکہ قدرت کے کاموں میں یکسانیت اور مشابہت پائی جاتی ہے۔ اور سہولت بھی اسی میں ہے۔ دوسرے نوعی مراحل تخلیق بھی اسی طرح تکمیل کو پہنچے ہیں۔ معمولی غور و فکر سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ تخلیق ابتدائی ادوار اسی طرح طے کرتی چلی گئی۔ اور ہر مرحلۂ تکمیل کے دوران مناسب اور ضروری طبعی حالات کے ردّ و بدل سے گزر کر اصلاح یافتہ مستقل صورت میں آ گئی۔

اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مخصوص انسانی دواب شروع سے یک جنسی صورت میں پرورش پاتے رہے اور بڑھتے رہے۔ انہیں بھی ہم مؤنث مان کر ماں کا درجہ اوّلیت دینے پر مجبور ہیں۔ اس بیان سے بھی ماں کو اوّلیت جنسی تخلیق حاصل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث مبارکہ ان واقعات کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہے کہ اولاد پر باپ سے پہلے ماں کا حق ہے۔ آپ نے تین بار باپ پر ماں کی فضیلت کے حق کا حکم دہرایا۔ چوتھی دفعہ باپ کا حق تسلیم فرمایا۔ تخلیق کے لاکھوں کروڑوں سال کے دوران میں ماں کی قابلِ قدر خدمات اسی عنوان کی مستحق تھیں۔ جو آنحضرتؐ کی زبان مبارک سے ماں کے حق میں جاری ہوا۔

عالم روحانیت :-

سائنسی ریسرچ کی جولانگاہ کائنات تک محدود ہے اور وہ عالم ماورائی کے بارے میں کچھ بتانے سے قاصر و عاجز ہے۔ کیونکہ سائنس کا مدار تحقیق محض عقلِ انسانی ہے۔ جو اپنی فطری خامیوں کے باعث دنیا و مافیہا کی تحقیق سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اور ناکام لوٹ کر واپس آ جاتی ہے۔ عوام الناس سمجھتے ہیں کہ انسانی زندگی کا دور صرف حیاتِ دنیوی تک محدود ہے اور حیاتِ اخروی کا ذکر محض دھوکہ ہے۔ جو بعض طالع حضرات نے عوام الناس پر اپنی گرفت مضبوط رکھنے کے لئے گھڑ لیا ہے۔

دریں بارہ قرآنی تعلیم اس بات پر زور دیتی ہے کہ جس طرح دنیا و مافیہا کے بارے میں غور کرنے سے حقائق ثانیہ کا علم ہوتا ہے۔ اسی طرح عالم روحانی کے بارے میں بھی حقائق ثانیہ کا علم ہوتا ہے حقائق روحانیہ کے اثبات سے غفلت برت کر وہ لوگ حقیقت تک رسائی سے معذور رہے ہیں۔

انسانی عرصہ حیات اس قدر قلیل ہے کہ اگر حیاتِ دنیوی کو ہی مقصدِ حیات سمجھ لیا جائے تو اصل مقصدِ حیات فوت ہو جاتا ہے کہ وہ انسان جس کے لئے یہ ساری دنیا عدم سے وجود میں آئی اور اس کی تخلیق و تکوین میں اربوں سال لگے اور پھر وہ اس کے لئے مسخر ہو گئی۔ اس میں انسان صرف چند سال لہو و لعب کی زندگی بسر کر کے ختم ہو جاتا ہے سائنس کا تعلق چونکہ حواسِ خمسہ کی تگ و کاوش تک محدود ہے جو اسے علوم و فنون، تہذیب و تمدن اور سائنسی ترقیات کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ حضرات یہ سمجھنے سے معذور ہیں کہ قلبی جولانگاہ حواسِ خمسہ کے حیطہ قدرت سے بالا ہے۔ قدرت نے قلب انسانی کو بیکار نہیں پیدا کیا قلبی استعدادوں پر نظر ڈالی جائے اور ان کے اعمال کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قلبی استعدادیں دماغی استعدادوں کو ترقی کی دوڑ میں پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔ اور ان سے وہ مافوق العادت کارہائے نمایاں ظہور میں آتے ہیں۔ جن سے عقلِ انسانی کے پر جلنے لگ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مافوق الفطرت امور کے ادراک میں قلبی استعدادیں ہی کام آتی ہیں اور ماورائے عالم کے حقائق چشم بصیرت کے سامنے لے آتی ہیں۔

حیاتِ دنیوی میں اگرچہ یہ بات بظاہر عجیب و غریب معلوم ہوتی ہے مگر اس کے باوجود ہر مذہب کے صوفیا منش حضرات نے ذاتی تجربہ کی بنا پر تسلیم کیا ہے کہ ماورائے عالم ہستی باری تعالیٰ کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جو نظر انسانی سے بالا پردۂ غیب میں چھپی ہوتی ہے۔ ہادیانِ دین کی تعلیم اور ان کے اسوۂ حسنہ اس کا روشن ثبوت ہیں اور ہستی باری تعالیٰ کے وجود کا اثبات کائنات، قادر اس کے شمولات اور ان کے کردار سے بھی ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم اس بارے میں متعلقہ امور کا ذکر کرتے ہیں :-

پہلی بات یہ ہے کہ روحانی

محفل سوال جواب

روزنامہ الفضل ربوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علماء کرام کے تعاون سے سوالوں کے جوابات کا ایک مستقل سلسلہ شروع کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں بعض احباب نے سوالات بھیجے ہیں اور مزید احباب بھی سوالات روانہ کر رہے ہیں۔ آئندہ چند دنوں میں یہ سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ احباب اپنے سوالات بھجواتے رہیں سوالات سیاسی نہ ہوں۔ دلچسپ معلوماتی اور علمی سوالات بھجوائیں۔

(ایڈیٹر)

واردات ہی قلبِ انسانی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یعنی قلبی استعدادوں سے ان کا علم حاصل ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید میں غیبی امور کا علم حاصل کرنے کے لئے بار بار قلبی استعدادوں سے کام لینے کی ہدایت کی گئی ہے جن کی دریافت کا بنیادی نقطہ ایمان بالغیب ہے یعنی خدا کے غیب پر ایمان لانا اور اس سے تعلق پیدا کرنا۔ یہ حقیقت تک رسائی کا پہلا زینہ ہے۔

دوسرے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ تخلیقِ کائنات باطل نہیں۔ اس میں وہ توانائی بخش استعدادیں موجود ہیں جن کے طفیل انسان ماورائے عالم تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر اس میں انسانی مقصدِ حیات کی تفہیم مضمر ہے کہ انسان خدا تک پہنچ جائے۔

تیسرے عالم الغیب تک رسائی کے لئے ذاتِ انسانی کو ان قوائے لطیفہ سے آراستہ کیا گیا جن کے ذریعہ وہ عالمِ روحانی کا جزوی نظارہ اسی دنیا میں کر سکے اور ذاتِ خداوندی پر شرحِ صدر اور عالمِ آخرت پر یقین حاصل ہو جائے۔ پھر انسان کی ہدایت کے لئے راہِ مستقیم پر چلنے کے گر بتا دیئے اور ہر زمانہ میں اس کے لئے قابلِ تقلید مثالی نمونے پیش کر دیئے۔ ان حالات میں تعلق باللہ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ممکنات بصورت رؤیا ہائے صادقہ استجابتِ دعا قبل از وقت غیبی حالات کی اطلاع وغیرہ پختہ ثبوت ہیں۔ جن کا اسے اس دنیا میں ذاتی تجربہ ہو جاتا ہے۔

شاید یہ بات عجوبہ معلوم ہو مگر حیاتِ انسانی کے امکان کو دیکھ کر یہ ماننا لازم آتا ہے کہ یہ بلا حقیقت نہیں۔ اس کا ثبوت وہ جوہرِ روحانیت ہے جو خدا تعالیٰ نے انسانی ابتدائی تخلیقی مادے میں ودیعت کر دیا تھا۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے۔

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ۔ قَالُوْا بَلٰی۔

سے واضح ہے کہ خدا تعالیٰ نے روزِ ازل روحوں سے سوال کیا۔ کیا میں نے ربوبیت کے ذریعہ مقام معرفت تک پہنچنے کے لئے تمہاری ذات میں ضروری استعدادیں نہیں پیدا کیں روحیں بزبانِ حال جواب دیتی ہیں کہ پروردگارِ عالم تیرا ارشاد صحیح ہے گویا کلام تمثیلی صورت میں بیان ہوا ہے مگر اس کی عملی تصدیق و توثیق ہادیانِ دین اور ان کے پیروؤں کے کردار سے آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدائے ربّ العالمین نے جوہرِ تقویٰ کی چنگاری ابتدائے آفرینش میں ہی مٹی کے کثیف مادے میں ودیعت کر دی تھی۔ جس کے خمیر سے قوت پا کر روحوں نے نمود پائی اور خدا تعالیٰ کی طرف عالمِ روحانیت میں قدم زن ہوئیں اسی بنا پر انسان کو تقویٰ کی بجا آوری کا حکم ہوا۔ کیونکہ تقویٰ کی توانائی روحوں کو اس کام میں مدد دیتی ہے۔ ورنہ تقویٰ کا کام اور شانِ الوہیت کے نمایاں نہ ہوتا۔

اعتراض ہو سکتا ہے کہ کثیف مٹی کو تقویٰ کے لطیف جوہر سے کیا نسبت؟

اگر ظواہر کو ہی مدِّنظر رکھا جائے تو اس کسوٹی پر بھی یہ حقیقت پرکھی جا سکتی ہے اور فیصلہ آسان ہو جاتا ہے۔ چونکہ انسانی استعدادوں کی پیدائش بہرحال اسی تخلیقی مادے سے ہوئی ہے جو ابتداء میں کثیف تھا اور اس میں جملہ انسانی مخلوق شریک فی الذات ہے۔ اسی طرح روحانی بزرگوں کی تاثیرات سے بھی یہی اندازہ لگانا پڑتا ہے کہ وہ بھی اسی تخلیقی مادے کے ممکنات ہیں۔ جو عالمِ روحانیت میں اس رنگ میں ہویدا ہو گئے ورنہ وہ الگ طور پر تو نہیں پیدا ہوئے۔ اسی طرح تقویٰ کا شعلہ بھی پیدائشی طور پر انسانی ابتدائی تخلیقی مادے سے مربوط ہے اور اسی جوہر سے منسوب جس سے دوسری انسانی استعدادیں منسوب ہیں۔ تقویٰ وہ جوہرِ لطیف ہے جس کے نور سے قلبِ انسانی منور ہو جاتا ہے اور وہ لطیف استعداد ہے جس کی ابتداء اس سرچشمۂ حیات سے ہوئی جس سے دوسری استعدادوں کی آبیاری ہوئی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ذاتِ انسانی میں تقویٰ کا ظہور زمانی لحاظ سے بعد میں ہوتا ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عالمِ فطرت میں نادر الوقوع اشیاء کا ظہور مشاہدے میں کم آتا ہے۔ دوسرے یہ امر اس کی اہمیت پر بھی منحصر ہے جو عمومیت کی بجائے خصوصیت کا رنگ رکھتی ہے۔ صفتِ تقویٰ کا عمل یہ ہے کہ اس سے انسان برائیوں کے نقصان سے بچتا ہے اور اس کی روح اس کی توانائی سے تمکنت پاتی ہے اور روحانی ترقی میں مدد ملتی ہے بالفاظ دیگر تقویٰ وہ سایہ دار روحانی درخت ہے جس کی شاخیں دین و دنیا دونوں پر محیط ہیں اور مخلوق الٰہی ان کے نیچے آرام سے بسیرا کر رہی ہے۔ سائنسی تجربات کی مانند یہ حقیقت روحانی کسوٹی پر پورا اتر رہی ہے۔ اربابِ عقل سے حقائقِ ثانیہ کا انکار خوش آئند نظر نہیں آتا۔

نفخِ روح:-

تقویٰ کے ضمن میں نفخ روح دوسرا اہم مسئلہ ہے باوجود یہ کہ روح کی تخلیق سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ساری مخلوق اسی کے دم سے زندہ ہے مگر اس کی پیدائش کی تفہیم سے عقلِ انسانی معذور ہے اور اس کی حقیقت معلوم کرنے پر آج تک قادر نہیں ہو سکی۔ حالانکہ سب کو مسلّم ہے کہ روح حیاتِ انواعِ عالمی کا بنیادی لطیف جوہر ہے۔ جس کے سہارے ساری دنیا قائم ہے یہ روح عوالم کائنات میں گوناگوں شکلوں میں مشہود نظر آتی ہے۔ پودوں میں بھی، حیوانوں میں بھی اور انسانوں میں بھی۔ پودوں اور حیوانوں میں اس کا حیاتی عمل اسی دنیا تک محدود ہے۔ اور عالمِ انسانیت میں دونوں جہانوں میں اپنے کرشمے دکھلا رہی ہے۔

عالمِ روحانی میں نفخ روح سے مراد ہے کہ جب مومن روحانی استعدادوں کے پایۂ تکمیل کو پہنچ جانے سے مکمل روحانی وجود میں آجاتا ہے۔ اور نزولِ وحی کا اہل ہو جاتا ہے تو اس کے دل پر کلامِ الٰہی نازل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ۔

(الانعام ع)

جب میں نے اسے روحانی استعدادوں سے مکمل وجود بنا لیا۔ تو اس کے دل پر اپنا کلام نازل کر دیا۔

ارشادِ الٰہی سے ثابت ہوتا ہے کہ نفخ روح حیاتِ انسانی کا انتہائی مرتبۂ کمال ہے۔ جس پر پہنچ کر مومن کا براہِ راست خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے۔ اور من و تو کی مغائرت ختم ہو جاتی ہے اور من تو شدم تو من شدی والی مربوط روحانی قرابت پیدا ہو جاتی ہے اس درجہ میں مومن کی چشم بصیرت پر خدا تعالیٰ کی صفات اور قدرتوں کی جلوہ نمائی ہونے لگتی ہے اور وہ کوائف روحانی جو پہلے دور کے دھندلکے میں روشن نظر نہیں آتے تھے۔ چشم بصیرت کے سامنے آن موجود ہوتے ہیں۔

اب وہ روحانی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ جس کو ابدیت حاصل ہے اور جس کو فنا نہیں۔ تقویٰ کے جوہر سے اس کی تخمیر تیزی ہوتی۔ تقویٰ کی غذا سے اس نے پرورش پائی تقویٰ کی روح سے زندہ رہی اور تقویٰ ہی مآل ہے حضرت شیخ سعدیؒ کا یہ شعر:-

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
کہ از آفرینش زیک جوہر اند

اس حقیقت کی عمدگی سے غمازی کر رہا ہے کہ خدائے ربّ العالمین نے ابتدائے آفرینش میں ہی روحِ انسانی وہ جوہر ودیعت کر دیا تھا جو بالآخر مرتبہ انسانیت کو پہنچا۔ بعد ازاں اہل حضرات میں وہی جوہر تقویٰ کی باریک راہوں سے ہو کر تعلق باللہ کا موجب ہوا۔

تقویٰ کے کرشمے:-

راہ سلوک کے آخری مرتبہ ششم میں مومن میں روحانی کمالات بدرجہ اتم پیدا ہو جاتے ہیں۔ مومن عشقِ الٰہی میں سرشار رہتا ہے رؤیائے صادقہ بکثرت ہوتے ہیں وہ آئینہ کی مانند مظہرِ صفاتِ الٰہیہ ہو جاتا ہے اس کے دم سے روحانی مُردے زندہ ہوتے ہیں۔ اندھے سوجاکھے اور کوڑھی شفا پاتے ہیں اور خلیفہ کے منصب پر فائز ہو کر اپنی روحانی طاقتوں سے عناصرِ عالم پر حکومت کرتا ہے۔ دنیا اس کی طرف کھنچی آتی ہے اور وہ سب کو اپنی پناہ عاطفت میں لے لیتا ہے۔

روزنامہ الفضل میں
اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اولاد کی تربیت والدین کا فرض ہے

(مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ)

جب کوئی قوم کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے کھڑی ہوتی ہے تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسل کی اس رنگ میں تربیت کرے کہ اس مقصد کا حصول ہمیشہ ان کے سامنے رہے کوئی ایسا وقت نہ آئے کہ وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو جائے بلکہ اس مقصد کو حاصل کرنا ہی ان کا مطمح نظر بن جائے۔ ہماری جماعت ایک خاص مقصد کے لئے قائم ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اسلام کو اپنائیں اور اسے پھیلائیں ہماری زندگیاں پورے طور پر اسلام کے مطابق بسر ہوں اور ہمارے دن رات اس کی اشاعت میں صرف ہوں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم خود بھی اس مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس کے لئے تیار کریں۔

اگر ہم اس میں سستی اور کوتاہی کرتے ہیں اور اپنی اولاد کی تربیت صحیح رنگ میں نہیں کرتے تو یہ بات بہت بڑے نقصان کا موجب ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

"قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ وَاَھْلِیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلَا ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ"

(الزمر آیت ۱۶)

یعنی اے رسول تو لوگوں کو اچھی طرح آگاہ کر دے کہ حقیقی نقصان اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جو صحیح تیاری نہ کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن اپنے آپ کو بھی اور اپنے اہل وعیال کو بھی گھاٹے میں ڈال دیں گے اور یاد رکھو یہی کھلا کھلا گھاٹا ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنی اصلاح نہیں کرتے اور اولاد کے لئے نیک نمونہ پیش نہیں کرتے وہ نہ صرف خود ڈوبتے ہیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔ پس والدین ہی اولاد کو بنانے یا بگاڑنے ہیں انہیں اس ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے اللہ تعالےٰ انہیں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے:-

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا"

(التحریم آیت ۷)

اے ایمان لانے والو اپنی جانوں کو بھی اور اپنے اہل وعیال کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

اللہ تعالےٰ کے اس حکم کے مطابق مومن اپنی جانوں کے بھی ذمہ دار ہیں اور اپنی اولاد کے بھی ان کا فرض ہے کہ وہ نیک اعمال بجا لاکر اور اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر کے خود بھی دوزخ کی آگ سے بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اپنے بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ ان کی زندگیاں اسلام کے رنگ میں رنگین ہو جائیں وہ خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کر کے عباد اللہ میں شامل ہو جائیں اور یوں دوزخ کی آگ ان پر حرام ہو جائے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے بھی واضح ہوتا ہے کہ بچوں کی تربیت کے اصل اور اول ذمہ دار ان کے والدین ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ وَیُنَصِّرَانِہٖ وَیُمَجِّسَانِہٖ"

(مسلم کتاب القدر)

کہ ہر بچہ فطرتِ صحیحہ لے کر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ بچہ قریبی ماحول اور والدین کی تربیت سے بہت اثر لیتا ہے اس لئے مسلمان والدین کا فرض ہے کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کی تربیت میں لگ جائیں اور اس کی صاف فطرت کو بُرے ماحول کے اثر سے خراب نہ ہونے دیں بلکہ اس پر اسلامی نقوش جمائیں اور اپنے نیک نمونہ اور وعظ وتلقین کے ذریعہ سے اس کی ایسی تربیت کریں کہ وہ ایک صالح مومن کے طور پر پروان چڑھے اور اپنی زندگی میں اسلام کا ایک بہادر سپاہی ثابت ہو۔

والدین کو تربیتِ اولاد کے اس اہم فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالےٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدّنظر رکھتے ہیں۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اس آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ جب اس کی ماں آئی تو اس نے ماں کے پاس جا کر اسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں۔ جب اس نے زبان نکالی تو اسے کاٹ کھایا۔ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اسی ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

پس اولاد کی تربیت کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے ان کا فرض ہے کہ اس اہم امر کو کبھی بھی نظر انداز نہ ہونے دیں اور کوشش کریں کہ اپنے نیک نمونہ وعظ ونصیحت اور دعاؤں کے ذریعہ سے بچوں کی تربیت اس رنگ میں ہو کہ وہ عباد الرحمٰن میں شامل ہو جائیں اور ان کے حق میں باقیاتِ صالحات ثابت ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس فرض میں کامیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مطالعہ کتب
برائے لجنات

ماہ ستمبر اکتوبر کے دوران لجنات رسالہ "الوصیت" یا "دافع البلاء" کو زیرِ مطالعہ رکھیں اور اپنی رپورٹ میں انفرادی مطالعہ کی تعداد کا ذکر کریں۔

(سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از سررشتہ میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ

ٹنڈر نوٹس

کمیٹی ہذا کو اپنے منظور شدہ ٹھیکیداران سے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر زیر دستخطی کو مورخہ ۸/۹/۸۰ بوقت ۱۲ بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں جو اسی روز حاضر آمدہ ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم دفتر ہذا سے مورخہ ۷/۹/۸۰ تک مبلغ -/۵ روپے فی ٹنڈر فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں تاریخ مذکور کے بعد کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔ ٹنڈر فارم وہی ٹھیکیدار حاصل کر سکے گا جو ان کاموں کی ڈیپازٹ کالیں پیش کریں گے اور جن ٹھیکیداران نے اپنا نام بطور ٹھیکیدار برائے سال ۸۱-۱۹۸۰ء تجدید کرا لیا ہو۔ زیر دستخطی کو اختیار ہوگا کہ وہ تمام یا کوئی ٹنڈر بغیر وجہ بتلائے مسترد کر دیں۔ کام فوری طور پر شروع کرنا ہوگا۔ میعاد میں کوئی توسیع نہیں دی جائے گی۔

نمبر شمار	نام کام	زرِ تخمینہ	زرِ ضمانت	میعاد
1	تعمیر نالی و بھرتی مٹی و فرش بندی گلی بالمقابل گندہ نالہ محلہ بھبھرانہ جھنگ صدر	14000/-	280/-	۲۰ یوم
2	تعمیر نالی و فرش بندی گلی ٹال مکھن والی گلی شمیم انشاء فروش والی محلہ بھبھرانہ جھنگ صدر	14500/-	290/-	"
3	تعمیر نالی و فرش بندی گلی مسجد والی محلہ الٰہ آباد سرگودھا روڈ جھنگ صدر	19000/-	380/-	"
4	تعمیر نالی و فرش گلی [illegible] والی جھنگ مگھیانہ روڈ جھنگ صدر	11400/-	228/-	"
5	تعمیر نالی و سولنگ گلی [illegible] ٹال والی فیصل آباد روڈ "	5000/-	100/-	۱۰ یوم
6	تعمیر نالی و سولنگ گلی محمد خان بلوچ بستی دیوان والی [illegible] جھنگ صدر	25000/-	500/-	۱ ماہ
7	تعمیر نالی بالمقابل [illegible] برلب گوجرہ روڈ "	5845/-	116/-	۱۰ یوم
8	تعمیر نالی و فرش بندی گلی عابد [illegible] والی عامر کالونی "	22282/-	456/-	۲۰ یوم
9	تعمیر نالی و سولنگ گلی [illegible] محلہ [illegible] "	15400/-	308/-	"
10	تعمیر نالی ہمراہ عیدگاہ روڈ "	30000/-	600/-	۱ ماہ
11	فرش بندی ایچ روڈ بستی [illegible] "	[illegible]	446/-	"
12	تعمیر نالی و فرش گلی مسجد [illegible] بستی لوہلے شاہ جھنگ صدر	11380/-	227/-	"
13	تعمیر نالی و سولنگ گلی از مکان عبدالمجید [illegible] محلہ بھبھرانہ جھنگ صدر	14500/-	290/-	"
14	ری ماڈلنگ گلی ہمیر ذوالفقار والی محلہ [illegible] جھنگ صدر	7200/-	144/-	۱۰ یوم
15	فرش بندی گلی از مکان جلیل احمد تا عبدالستار تا [illegible] محلہ ٹھلیاں والی جھنگ صدر	25600/-	5[illegible]/-	۱ ماہ
16	ری ماڈلنگ گلی یاسین والی محلہ [illegible] مارکیٹ جھنگ صدر	5800/-	116/-	۱۰ یوم
17	فرش بندی سبزی منڈی روڈ " "	24000/-	480/-	۱ ماہ
18	ری ماڈلنگ گلی کوچہ لطیفی اندرون جھنگ بازار "	6000/-	120/-	۱۰ یوم
19	تعمیر نالی و فرش بندی گلی [illegible] والا [illegible] تعمیر پلی [illegible]	7000/-	140/-	"
20	تعمیر نالی و سولنگ گلی [illegible] والی محلہ لاہن شاہ جھنگ صدر	25000/-	500/-	ایک ماہ
21	تعمیر نالی و سولنگ گلی اللہ دتہ والی بالمقابل ڈپو محمد بخش محلہ لاہن شاہ جھنگ صدر	11800/-	226/-	۲۰ یوم
22	تعمیر نالی و سولنگ گلی مسجد موتیاں والی محلہ گلاب والا جھنگ شہر	12000/-	240/-	"
23	تعمیر نالی و سولنگ گلی اللہ دتہ صابر والی بہادر والا "	9900/-	198/-	"
24	تعمیر نالی و بھرتی مٹی گلی فرید والی محلہ عبداللہ [illegible] چوکی نمبر ۱ جھنگ شہر	25000/-	500/-	ایک ماہ
25	تعمیر نالی ہمراہ ریلوے روڈ جھنگ شہر	7600/-	152/-	۲۰ یوم
26	تعمیر نالی و سولنگ گلی جنڈ والی جھنگ شہر	6500/-	130/-	[illegible]
27	تعمیر نالی و فرش بندی گلی امیر والی بستی شوہتی والی جھنگ صدر	24000/-	480/-	ایک ماہ
28	بقایا فرش بندی گلی ضمیر الحسن شاہ والی محلہ شاہ کبیر جھنگ شہر	48000/-	96/-	۴۵ یوم
29	تعمیر نالی و فرش بندی از تانگہ اڈہ تا مکان صاحب حسین شیخ و ری ماڈلنگ نالی نزد مکان اختر حسین شیخ جھنگ شہر	18000/-	360/-	۲۰ یوم
30	فرش بندی از امام کوٹ مہاجرین تا تانگہ اڈہ " "	14600/-	292/-	"
31	فرش بندی از مکان خدا بخش تا سرگودھا روڈ [illegible] نالہ "	25000/-	500/-	ایک ماہ
32	فرش بندی و مین ہول روٹ اینڈ مرمت بہار کالونی جھنگ صدر	53000/-	1060/-	"
33	تعمیر نالی ہمراہ گوجرہ روڈ بالمقابل سول ہسپتال جھنگ	20000/-	400/-	"
34	توسیع سیوریج لائن محلہ اسلام آباد جھنگ برلب گوجرہ روڈ	25000/-	500/-	"
35	تعمیر نالی و سولنگ گلی منڈی والی عقب تالاب گراؤنڈ جھنگ صدر	25000/-	500/-	"
36	تعمیر نالی و فرش بندی گلی ماسٹر عظیم والی صاحب فضل الٰہی والی محلہ گوہر شاہ جھنگ صدر	45600/-	912/-	۱½ ماہ
37	ری ماڈلنگ گلی بابو ظہور والی محلہ سلطان والا جھنگ صدر	3800/-	76/-	دس یوم
38	ری ماڈلنگ گلی سردار والی محلہ سلطان والا " "	11500/-	230/-	۲۰ یوم
39	مرمت نالہ ڈسپوزل ورکس نزد حفاظتی بند " "	8880/-	177/-	"
40	بھرتی مٹی نزد مرکزی عیدگاہ جھنگ شہر	3600/-	72/-	دس یوم
41	تعمیر نالہ ڈسپوزل ورکس سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ	6100/-	122/-	"
42	بنانے پچ برائے کرکٹ، تالاب گراؤنڈ "	6000/-	120/-	"
43	تعمیر پلی دھجی روڈ نزد مسجد دھجی والی جھنگ صدر	11500/-	230/-	۲۰ یوم
44	ری ماڈلنگ پلی سبزی منڈی روڈ " "	8400/-	168/-	دس یوم
45	نصب کرنے الیکٹرک موٹر سلاٹر ہاؤس جھوٹا جھنگ صدر	2630/-	52/-	"
46	نصب کرنے الیکٹرک موٹر گرلز مڈل سکول " "	3000/-	60/-	"
47	مرمت ٹربائن ٹیوب ویل نمبر ۱، ۲ سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ			
48	بچھانے پائپ لائن واٹر سپلائی " " "	200000/-	4000/-	۳۰ جون ۸۱ء
49	فرش بندی اردگرد بازار لوہاراں جھنگ صدر	17000/-	340/-	ایک ماہ
50	فرش نالی گلی منظور رحمان ایڈووکیٹ والی سول لائنز جھنگ صدر	12000/-	240/-	۲۰ یوم
51	تعمیر نالی و فرش بندی گلی حاجی جیون والی [illegible] جھنگ صدر	17900/-	360/-	"
52	تعمیر نالی و فرش بندی مہر الو والی عقب محلہ و بکاں جھنگ صدر مسجد قاضیاں جھنگ	5000/-	100/-	۱۰ یوم
53	تعمیر فرش بندی گلی مہر الو والی محلہ چاہ محمدے والا جھنگ صدر	7800/-	156/-	۱۰ یوم
54	فرش بندی گلی [illegible] نمبر ۲ تا حسین آباد جھنگ صدر	23800/-	476/-	ایک ماہ
55	مرمت سلاٹر ہاؤس [illegible] جھنگ صدر	5000/-	100/-	[illegible] یوم
56	تعمیر نالی و فرش بندی گلی شیخ محمد سعید والی محلہ [illegible] آباد جھنگ	5000/-	100/-	۲۰ یوم
57	تعمیر نالی و سولنگ گلی چمن قصاب والی محلہ [illegible] جھنگ صدر	3000/-	60/-	دس یوم

نیلامی منڈی مویشیاں

کمیٹی ہذا نے منڈی مویشیاں بمقام ٹبہ ریگستان نزد امام بارگاہ مہاجرین جھنگ شہر کے انعقاد کا فیصلہ کیا [illegible] ہے منڈی مویشیاں ہر ماہ میں دو ۲ مرتبہ منعقد ہوگی۔ منڈی ہذا بذریعہ نیلام [illegible] ۸۰ [illegible] بوقت ۹ بجے دن [illegible] کاروباری حضرات کے لئے نادر موقع ہے لہٰذا خواہشمند [illegible] بمقام ٹاؤن ہال جھنگ [illegible] میں شرائط نیلام موقع پر پڑھ کر سنائی جائیں گی۔ دیگر معلومات دفتر ہذا سے معلوم کی جا سکتی ہیں (نوٹ) سکیم نمبر ۵ [illegible] اعتبار [illegible] ۱۹۸۱ء تک حسب ضرورت کرایا جائے گا۔

المشتہر۔ الحاج شیخ محمد اقبال چیئرمین میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ

IPL-4987

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹنڈر طلب کرنے کا مختصر المیعاد نوٹس

زیرِ دستخطی کو منظور شدہ ٹھیکیداران / فرموں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے جنہوں نے اپنے ناموں کی تجدید / اندراج کرا لیا ہو اور مجوزہ تجدید / اندراج فیس برائے موجودہ مالی سال ۱۹۸۰ء کے لئے جمع کرا دی ہو۔ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سرگودھا میں دفتر زیرِ دستخطی میں سربمہر فیصد / آئیٹم ریٹس ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر ۸۰-۹-۳ کو ۱۲ بجے دوپہر موقعہ پر موجود خواہشمند مجاز فرموں پارٹی کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر دستاویزات ڈویژنل ہیڈ کلرک ڈویژن ہذا سے دفتری اوقات میں رولز کے تحت مجوزہ قیمت ٹنڈر نقد ادا کرنے پر حاصل کر سکتے ہیں۔

رقم زرضمانت بصورت ڈیپازٹ ایٹ کال شیڈولڈ بنک بحق ایگزیکٹو انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن سرگودھا ٹنڈر دستاویزات کے ساتھ آنا لازمی ہوگی۔ ورنہ ٹنڈر دستاویزات قابلِ غور نہیں ہوں گی۔ صرف ایسی فرمیں / ٹھیکیداران جو مجوزہ بورنگ رگز اور ٹی اینڈ پی رکھتی ہوں / رکھتے ہوں، ٹنڈر دینے کے اہل ہوں گے۔

زیرِ دستخطی کسی یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتلائے مسترد کر دینے کے جملہ حقوق محفوظ رکھتے ہیں۔

ایسے تمام ٹھیکیداران / فرمیں جو ٹنڈر فارم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں، ان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ٹنڈر کے اجراء کے وقت اپنی تجدید / اندراج کے خطوط بالشمول سرکاری رسید بسلسلہ ڈیپارٹمنٹ اندراج / تجدید فیس برائے موجودہ کیلنڈر سال ۱۹۸۰ء بھی اپنے ساتھ لائیں ورنہ ان کو ٹنڈر دستاویزات جاری نہیں کی جائیں گی۔

نمبر شمار	نام کام	اندازاً لاگت	زرضمانت	مدت تکمیل	ٹنڈر جاری کرنے کی تاریخ	ٹنڈر کھولنے کی تاریخ
(۱)	مفصل / مکمل واٹر سپلائی سکیم سرگودھا فراہمی بچھائی ۶" آئی / ڈی اے سی پائپ رائزنگ مین	۳,۰۰,۰۰۰/- روپے	۶,۰۰۰/- روپے	۴ ماہ	۲-۹-۸۰	۳-۹-۸۰
(۲)	روڈل واٹر سپلائی سکیم جیبی ضلع سرگودھا بورنگ بذریعہ ریورس روٹری رگ اور اس کی ٹیوب ویل میں کنورشن	۲,۹۶,۰۰۰/-	۵,۹۲۶/-	۳ ماہ	۲-۹-۸۰	۳-۹-۸۰
(۳)	واٹر سپلائی سکیم خوشاب: ٹرائل بورنگ برائے واٹر سپلائی سکیم خوشاب اور اس کی کنورشن اگر یہ کامیاب ہو	۱,۲۵,۰۰۰/-	۲۵۰۰/-	۱½ ماہ	۲-۹-۸۰	۳-۹-۸۰

نوٹ:- تمام متعلقہ فرموں / ٹھیکیداران کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ سرکاری رسید لائیں جس کے تحت انہوں نے سال ۱۹۸۰ء کے لئے اپنی تجدید / اندراج فیس جمع کرائی ہو۔ ورنہ ان کو کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

(زاہد حسین) ایگزیکٹو انجینئر
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن (۱) سرگودھا

IPL-4957

درخواست ہائے دعا

(۱) مبارک احمد شاہ صاحب معلم وقفِ جدید کا چھوٹا بچہ عزیز احمد زکریا تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۲) مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ میجر بشیر احمد صاحب پراچہ مرحوم نے تحریر فرمایا ہے کہ ان کا لڑکا منور احمد سلمہ جس کی آنکھ ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئی تھی ڈاکٹروں کے زیرِ علاج ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(محمد ابراہیم بھامڑی دفتر وقفِ جدید ربوہ)

(۳) میری چچی جان اہلیہ ماسٹر تاج دین صاحب آف مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ چند سال سے ٹی بی کی وجہ سے بیمار ہیں آج کل حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے مخلصانہ طور پر دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح میری والدہ صاحبہ کچھ بیمار رہتی ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(نصیر احمد تنویر ساجد ہسپتال۔ ربوہ)

(۴) میرے والد شیخ عبد الرحمٰن صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت ہے نیز میری والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(شیخ عبد الرشید ۱۷/۳۴ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

(۵) میرے بڑے بھائی جان کا چھوٹا بیٹا بعمر ۸ ماہ تقریباً ڈیڑھ دو ماہ سے بیمار ہے کافی علاج کروایا مگر صحت نہیں ہوئی اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت بچہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

(عبد اللہ شاہ ندیم متعلم جامعہ احمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ)

(۶) میرے بیٹے عزیز محمد ظفر اللہ خان سلمہ اللہ نے لندن یونیورسٹی سے امسال پی۔ ایچ ڈی سائنس کی ڈگری حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ عزیز کے لئے یہ ڈگری ہر جہت سے باعثِ برکت ہو۔ نیز عزیز مذکور کی صحت و تندرستی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ اپنے اہل و عیال میں خوشحال زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(راجہ زین العابدین محلہ دار البرکات ربوہ)

(۷) میری اہلیہ صاحبہ (ہمشیرہ محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل) ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور ہماری پریشانیاں دور کرے۔

(ناصر احمد ظفر گارڈ ریلوے کالونی خانیوال)

عناوین تقریری مقابلہ معیار اوّل

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریری مقابلہ معیار اوّل کے عناوین درج ذیل ہیں۔

(۱) اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔
(۲) احمدیت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے۔
(۳) قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولوی نور الدین کی سیرت کے چند پہلو
(۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا ایک درخشندہ پہلو جود و سخا

وقت فی تقریر ۵ منٹ ہے۔ اس مقابلہ میں بی۔ اے سے اوپر والی لڑکیاں شامل ہو سکتی ہیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

برائے

وظائف حقوق طلباً

۱۔ جیسا کہ الفضل مورخہ ۵ جولائی ۱۹۸۰ء میں اعلان کیا جاچکا ہے کہ سکول میں پڑھنے والے بعض طلباء یا ان کے والدین کی طرف سے وظائف ادائیگی حقوق کے سلسلہ میں بہت غلط رنگ میں درخواستیں بھجوائی جارہی ہیں۔

یہ وظائف والدین کی مالی امداد کے لئے ہرگز نہیں ہیں بلکہ صرف ان لازمی لابدی تعلیمی اخراجات کے پورا کرنے کے لئے ہیں۔ جو والدین برداشت کرہی نہیں سکتے۔ اور ان طلباء کے لئے ہیں جو قواعد کے تحت حقدار ہوں۔

بعض امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ایسی درخواستوں کی تصدیق کرکے بھجوا رہے ہیں۔ جن میں بچوں کے خوراک و لباس کے اخراجات کو تعلیمی اخراجات شمار کیا گیا ہے جبکہ بچے والدین کے ساتھ ہی رہ رہے ہیں۔

جو بچے سکولوں میں پڑھ رہے ہیں۔ اور والدین اس سے قبل ان کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ انہیں لازماً یہ اخراجات برداشت کرنے چاہئیں۔

افراد کی طرف سے وظائف ادائیگی حقوق کا مطالبہ ان قواعد کے تحت ہی ہونا چاہیئے۔ جو مطبوعہ درخواست فارم پر درج ہیں۔

۲۔ ہر احمدی بچہ میٹرک تک اور ہر احمدی بچی مڈل تک ضرور تعلیم حاصل کرے۔ یہ معاملہ افراد سے نہیں بلکہ خاص طور پر امراء کرام / صدر صاحبان جماعت سے تعلق رکھتا ہے کہ وہ جہاں دیکھیں کہ کوئی احمدی بچہ یا بچی کی تعلیم میں کوئی روک پیدا ہوری ہے تو وہ اپنے سیکرٹری تعلیم اور تعلیمی کمیٹی کے ذریعہ مقامی طور پر اس روک کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر اس سلسلہ میں کسی مرکزی امداد کی ضرورت ہے تو اس کے متعلق مرکز میں رپورٹ جماعت متعلقہ کی طرف سے آنی چاہیئے نہ کہ افراد کی طرف سے۔

افراد کے لئے لازمی ہے کہ وہ درخواست فارم میں مندرجہ قواعد کے تحت ہی درخواستیں بھجوائیں۔

امراء کرام / صدر صاحبان جماعت تصدیق کرتے وقت ان امور کا خیال رکھیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

— غانا میں ہسپتال کا سنگ بنیاد۔ بقیہ صفحہ اوّل —

ہر ماہ ایک ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور تقریباً دو سو اپریشن ہوتے ہیں۔ آج کل اس ہسپتال میں ڈاکٹر مکرم خالد ھاشمی صاحب اور ان کی اہلیہ مسز ڈاکٹر خالد ہاشمی دن رات خدمت خلق میں مصروف ہیں۔

اس کے علاوہ غانا کے دو اور ہسپتال یعنی سویڈرو اور اسکورسے کے احمدیہ ہسپتال مستقل عمارتوں میں منتقل ہو چکے ہیں

ایک تیسرا ہسپتال جو کہ کوکوفو میں واقع ہے اس کی عمارت کا نقشہ منظور ہو گیا ہے۔ عنقریب اس کا بھی سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ غانا میں جماعت احمدیہ کے ان منصوبوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ارض بلال کے باشندوں کی بہتر سے بہتر خدمت کی توفیق دے۔ آمین

میجر انصر احمد شہید کو تمغہ بسالت کا اعزاز

ایک مخلص احمدی شہید مکرم میجر انصر احمد صاحب کو حکومت پاکستان کی طرف سے تمغۂ بسالت کا اعزاز دیا گیا ہے۔ میجر انصر مرحوم گزشتہ سال ڈیوٹی کے دوران طیارے کے ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ یہ اعزاز دیئے جانے کا اعلان ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر کیا گیا تھا۔

پاکستان ٹائمز لاہور نے ۲۵ اگست ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں یہ خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ بہادری کے تمغہ جات کی تقسیم کے لئے ۲۴ اگست ۱۹۸۰ء کو کور آڈیٹوریم لاہور چھاؤنی میں ایک سادہ مگر پُر وقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں لیفٹننٹ جنرل سردار فاروق شوکت خان لودھی کور کمانڈر نے ۴ تمغۂ بسالت اور دو تمغۂ امتیاز (ملٹری) تقسیم کئے۔ تمغۂ بسالت کا اعزاز غیر معمولی کارکردگی۔ بہادری اور اپنے فرائض کو کامل اخلاص کے ساتھ ادا کرنے کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔

میجر انصر احمد شہید کا تمغہ بسالت ان کی والدہ محترمہ نے جو کہ سیاہ برقعہ میں ملبوس تھیں وصول کیا۔ اس تقریب میں بڑی تعداد میں افسران۔ جونیئر کمیشنڈ افسران، اور لاہور گیریزن کے حکام اور سویلین مہمانوں نے شرکت کی۔ پاکستان ٹائمز نے اس تقریب کی ۴ کالمی تصویر بھی شائع کی ہے۔ جس میں میجر انصر احمد شہید کی والدہ برقعہ میں ملبوس تمغہ وصول کرتی ہوئی دکھائی گئی ہیں۔

مجلس مذاکرہ کا اجلاس ۳۱ اگست کو ہوگا

سٹڈی سرکل مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت سلسلہ احمدیہ کی کتب کے مطالعہ کے واسطے ہر ماہ مجلس مذاکرہ کا ایک اجلاس ہوا کرتا ہے۔ جس میں کسی ایک مقررہ کتاب کو مذاکرہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اس ماہ یہ اجلاس انشاء اللہ ۳۱ اگست شام چھ بجے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہوگا۔ جس میں "جماعت سے خطاب" کتاب مذاکرہ کے لئے پیش کی جائے گی۔

تمام علم دوست خدام بھائیوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مذاکرہ میں شرکت کے لئے وقت پر تشریف لاویں۔

سیکرٹری سٹڈی سرکل
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

معیاری ادارہ

معیاری انگریزی ادویات
نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم

نظر کی عینکیں

ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔
نظر کا معائنہ مفت
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو۔ چنیوٹ۔ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر الفضل)

خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرکے اپنے اموال کی حفاظت کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیجئے کہ یہ طریق اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے ارشاد ہے۔

"جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔" (تبلیغ رسالت جلد دھم)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴